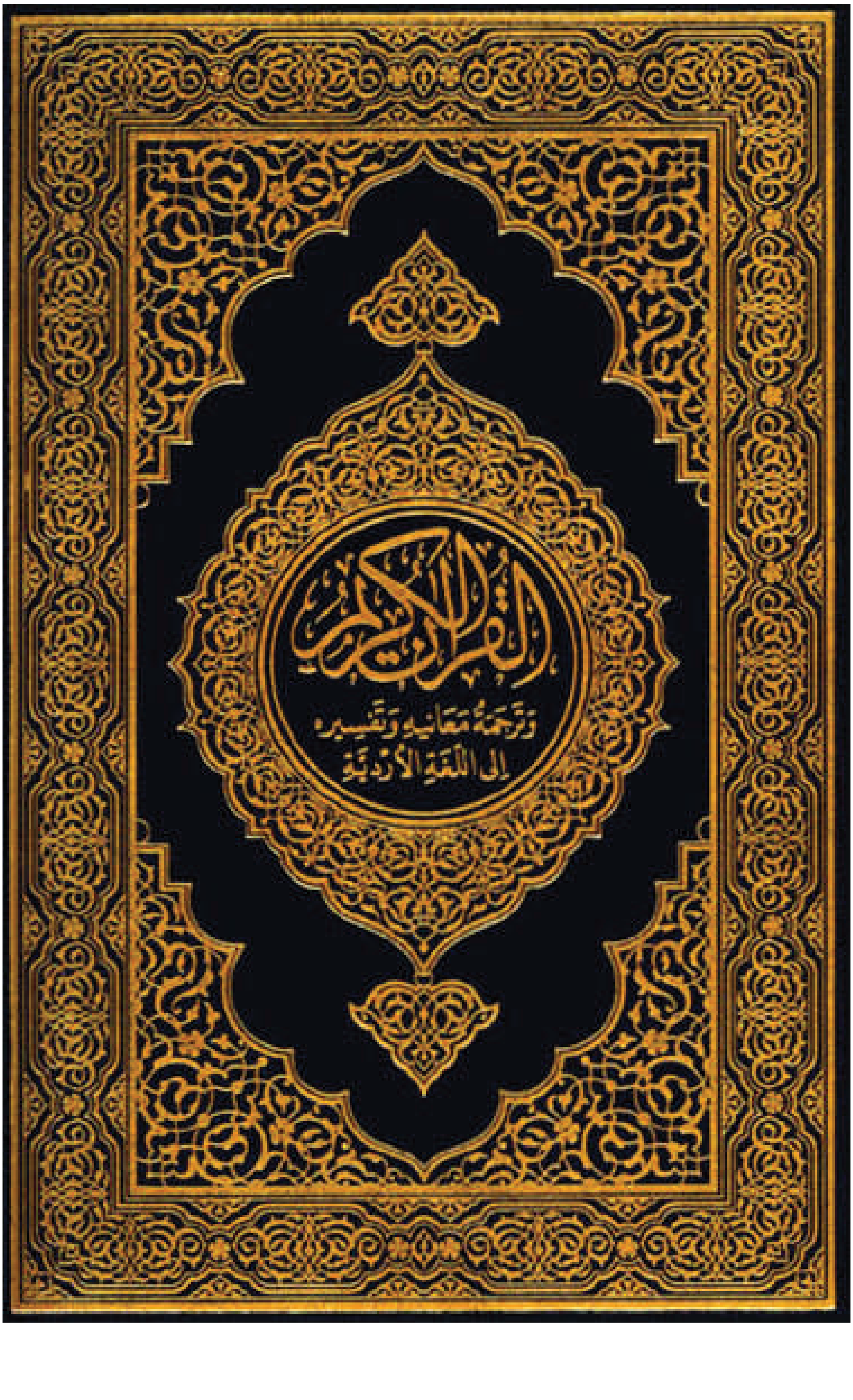

القرآن الكريم
وترجمة معانيه وتفسيره
إلى اللغة الأردية

یہ قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر خادم حرمین شریفین
شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے

مفت تقسیم کے لئے

قرآن کریم

مع اردو ترجمہ
و تفسیر

شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس

فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾

پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے ' اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بد ترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں ' کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔(۱۰۲)

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾

اگر یہ لوگ صاحب ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین ثواب انہیں ملتا' اگر یہ جانتے ہوتے۔(۱۰۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾

اے ایمان والو! تم (نبی ﷺ کو) "راعنا" نہ کہا کرو ' بلکہ "انظرنا" کہو [1] یعنی ہماری طرف دیکھئے اور سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔(۱۰۴)

مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾

نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کیا ہوا) اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے ' اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔(۱۰۵)

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾

جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں ' یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں ' کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔(۱۰۶)

کائنات میں ہر کام اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔

(۱) رَاعِنَا کے معنی ہیں ' ہمارا لحاظ اور خیال کیجئے۔ بات سمجھ میں نہ آئے تو سامع اس لفظ کا استعمال کر کے متکلم کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا ' لیکن یہودی اپنے بغض و عناد کی وجہ سے اس لفظ کو تھوڑا سا بگاڑ کر استعمال کرتے تھے جس سے اس کے معنی میں تبدیلی اور ان کے جذبہ عناد کی تسلی ہو جاتی ' مثلاً وہ کہتے رَاعِيْنَا (ہمارے چرواہے) یا رَاعِنَا (احمق) وغیرہ ' جیسے وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی بجائے اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت آئے) کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم " اُنْظُرْنَا " کہا کرو۔ اس سے ایک تو یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ایسے الفاظ ' جن میں تنقیص و اہانت کا شائبہ ہو ' ادب و احترام کے پیش نظر اور سد ذریعہ کے طور پر ان کا استعمال صحیح نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ افعال و اقوال میں مشابہت اختیار کرنے سے بچا جائے ' تاکہ مسلمان «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» (أبوداود ' كتاب اللباس ' باب في لبس الشهرة : وقال الألباني هذا إسناد حسن ' بحواله حجاب المرأة ص ۱۰۴) (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا ' وہ انہی میں شمار ہو گا) کی وعید میں داخل نہ ہوں۔